سوال

انکاح (ج3ص437) گواہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلام میں نکاح کے وقت گواہوں کی کیا حیثیت ہے۔ کیا گواہوں کے بغیر نکاح صحیح ہے؟ اگر ہوسکتا تو عورت کے انکار اور سرپرست کے دھوکہ سے غلط بیانی کا سدباب کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ے وقت جس طرح سرپرست کی اجازت اور عورت کی رضامندی ضروری ہے، اسی طرح اظہار رضامندی کے وقت کم ازکم دو گواہوں کا ہونا بھی ضروری ہے تاکہ آیندہ اگر کوئی تنازعہ کھڑا ہو تو دونوں گواہ اپنا کردار ادا کرسکیں، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

، رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے ''دو دیانت دار گواہ'' کے الفاظ ہیں۔ [2]

، عدالت بھی شرط ہے کہ وہ اچھے کردار کے حامل اور بہترین اخلاق سے متصف ہوں، اسی طرح سرپرست کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ لڑکی کے لیے خیر خواہی کے جذبات رکھنے والا ہو جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو عادل گواہ اور خیر خواہ سرپرست کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ [3]

ہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موقوف صحیح قرار دیا ہے۔ [4]

ر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک معاملہ لایا گیا جس میں نکاح کے وقت صرف ایک مرد اور ایک عورت گواہ تھے تو انہوں نے فرمایا یہ خفیہ نکاح ہے، میں اسے جائز نہیں قرار دے سکتا۔ اگر میں وہاں شریک ہوتا تو انہیں رجم کی سزا دیتا۔ [5]

ئ غلط بیانی کرتا ہے تو عورت کو عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہیے۔ بہر حال ہمارے نزدیک نکاح کے وقت کم ازکم دو عادل اور امانت دار گواہوں کا ہونا ضروری ہے، اس کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہے۔

---

[1] دار قطنی، ص: ۲۲۵ج۳

[2] بیہقی، ص: ۱۲۵ج۷۔

[3] مسند احمد، ص: ۲۵۰ج۱

[4] ارواء الغلیل، ص: ۲۵۹ج۶

[5] موطا امام مالک، ص: ۲۳۵ج۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)

جلد: 3، صفحہ نمبر: 369

محدث فتویٰ